إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۸۳۵

روزنامہ الفضل
خطبہ نمبر

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

فہرست مضامین

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد المالک صاحب کو فیروز پور جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ہے:۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان بھیجا گیا ہے

آج ۲ بجے زنانہ جلسہ گاہ میں لجنۃ اماء اللہ قادیان کا ماہواری جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے تربیت اولاد اصلاح رسوم۔ اور اخلاق فاضلہ پر تقریر کی:۔

گزشتہ رات گیارہ بجے کے قریب مکمل چاند کو گرہن لگنا شروع ہوا حتیٰ کہ سارا چاند گہن گیا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے بُعد اختیار کرنا انسان کو ہلاک کر دیتا ہے

فرمایا "خوب یاد رکھو۔ کہ مومن کو دُنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے۔ کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جائے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے۔ کہ تم دکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو۔ کہ جو اس سے عمداً دُوری اختیار کرتا ہے۔ اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو۔ لوطؑ کے زمانہ کو دیکھو۔ موسےٰؑ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو دیکھو۔ کہ اس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بُعد اختیار کیا۔ ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ الھٰکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر کہ اے لوگو۔ جو تم خدا سے غافل ہو دُنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے۔ کلا سوف تعلمون۔ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائیگا۔ ثم کلا سوف تعلمون۔ پھر تم کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ عنقریب تم کو علم ہو جائیگا۔ کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو۔ وہ ہرگز تمہارے کام نہ آئیں گی۔ اور حسرت کا موجب ہونگی کلا لو تعلمون علم الیقین۔ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جائے۔ تو تم علم کے ذریعہ سے سوچکر اپنے جہنم کو دیکھ لو۔ اور تم کو پتہ لگ جائے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے۔ اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو۔ وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہرچند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جائیں۔ مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں پیدا نہ کرے۔ تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا

(۱) میں اور میرے بھائی مسمیٰ عبدالرحمٰن احمد صدیق و عبدالواحد و علی احمد بغرض تلاشِ روزگار ملک جاوا جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ خاکسار عبدالرزاق از لنگیری ضلع جالندھر (۲) عاجز امسال بی۔ اے کا امتحان دینے والا ہے۔ جس میں کامیابی میرے لئے مکمل ترقی کا موجب ہوگی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے کامیاب کرے۔ خاکسار محمد عبداللہ چکوال (۳) مولوی عبدالقیوم صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی مانسہرہ کئی سال سے فالج کے حملہ کا شکار اور سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار رحمت اللہ شاکر قادیان (۴) میر محمد بخش صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار اللہ دتا جنرل سکرٹری انصار اللہ قادیان

بقضائے الٰہی انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار احمد الدین چک ۱۲۳ ریاست بہاولپور (۳) مسماۃ فقیرانی اہلیہ چوہدری کرم الدین صاحب بتاریخ ۲۱ر دسمبر انتقال کر گئیں۔ مرحومہ نہایت نیک۔ سلسلہ کی شیدا اور چکوال کی احمدی مستورات کی روح رواں تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عبداللہ انگلش ماسٹر چکوال (۴) خاکسار کی والدہ صاحبہ جلسہ سالانہ سے واپس جانے کے بعد فوت ہو گئیں۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار بشیر احمد چکوال حال قادیان

اعلان نکاح

برادرم محمد احمد ولد چوہدری مہرالدین صاحب مرحوم سکنہ بوبک ظفروال ضلع سیالکوٹ کا نکاح جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب صوبے دار پولیس ہسپتال بنوں کی دختر فاطمہ بی بی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعوض ... روپے مہر مورخہ ۲۹ دسمبر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ طرفین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار بشیر احمد ہیڈ کلرک آفیسر موچھ ضلع میانوالی

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد جناب مولوی محمد علی صاحب عباسی قصوری ۱۹ر دسمبر انتقال فرما گئے۔ مرحوم نہایت دیندار متقی اور پارسا تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار افضل النساء بیگم سکھر (سندھ)
(۲) میرے والد چوہدری حیات محمد صاحب ممبر

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

(۱) سالِ دوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا آپ نے اس عرصہ میں اپنے فرض کو ادا کر دیا؟

(۲) تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۵ر جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کا کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۱۵ر جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریکِ جدید کے وعدے کی پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ (خطبہ میں تاریخ غلط شائع ہو گئی تھی) لیکن جو شخص جس قدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہو۔

(۵) جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہنچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہونگے۔

(۹) خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

مطبوعاتِ جدیدہ

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے حسب ذیل کتب شائع کی ہیں۔

۱۔ احمدی جنتری ۱۹۳۶ء جس میں تبلیغی مضامین درج ہوتے ہیں۔ اور امسال سے شائع ہو رہی ہے۔ نہایت مقبول عام و خاص ہے۔ فی کاپی ۲ر

۲۔ آئینۂ زندگی یہ کتاب درسی خط تحریر یا خصوصاً بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ تمام وہ باتیں درج ہیں۔ جن سے انسانی زندگی بہتر سے بہتر بن سکتی ہے۔ اس میں اکثر اخلاقی و مذہبی باتیں لکھی ہیں۔ انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۹۶ صفحہ کی کتاب قیمت ۴ر

۳۔ تاریخ سلسلہ احمدیہ۔ اس میں نہایت اختصار کے ساتھ اہم واقعات سلسلہ جمع کئے گئے ہیں۔ ایک سو صفحات کی کتاب قیمت ۲ر

۴۔ درثمین اردو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ اردو نظموں کا مجموعہ چھوٹی جیبی تقطیع پر چھاپا گیا ہے۔ ڈیڑھ سو صفحات قیمت ۲ر

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان سے چاروں کتب ملیں گی۔

خطبہ جمعہ

سالِ نو کا پروگرام

(۱) دائرہ تبلیغ کو اس قدر وسیع کرو کہ ہر ملک میں تابعی پیدا ہو جائیں (۲) احرار کی طاقت ہر جائز ذریعہ سے توڑ دو (۳) حکومت اور احرار سے اختلافات کو طے شدہ مت سمجھو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ جنوری ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
مجھے ابھی تک گلے کی تکلیف سے آرام حاصل نہیں ہوا۔ اور آج سر میں درد بھی ہے اس لئے کوئی لمبا خطبہ بیان نہیں کر سکتا۔ اختصاراً بعض باتیں بیان کر دیتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ چونکہ

جلسہ کا کام اور رمضان

ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس ہفتہ سے اتوار کے روز سے حسب معمول درس شروع ہو جائے گا۔ ہفتہ کے روز مستورات کا درس ہوتا ہے۔ مردوں کا نہیں ہوتا۔ پس اتوار سے مردوں کا درس شروع کیا جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ یہاں بعض دفعہ

مبلغوں کے آنے جانے پر پارٹیاں

ہوتی ہیں۔ میں نے بہت دفعہ دیکھا ہے۔ کہ منتظمین غلطیاں کرتے ہیں۔ کئی دفعہ اصلاح کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ مگر پھر وہی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ غلطی کے بعد وہ پوری کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہم کو سزا نہ ملے۔ اور چونکہ وہ سزا سے بچ جاتے ہیں۔ اس لئے پھر اُسی غلطی کے کرنے میں انہیں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ سزا انسانی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اس لئے جب غلطی ہو۔ تو انسان کو اس کا خمیازہ بھگتنے کے لئے خود تیار رہنا چاہیئے۔ جب تک یہ رُوح پیدا نہ ہو۔

غلطیوں کی اصلاح

نہیں ہو سکتی۔ ایسے مواقع پر منتظمین بعض ایسی حرکات کرتے ہیں۔ جو دُنیا کے عام مروجہ طریق کے لحاظ سے بھی نہایت ناپسندیدہ اور ناشائستہ ہوتی ہیں۔ مثلاً آج ہی ایک واقعہ ہوا ہے۔ بعض مبلغین کے جانے پر مدارس کے طلباء نے ایک پارٹی کا انتظام کیا ایسی پارٹیوں کو میں نہ صرف یہ کہ ناپسندیدہ نہیں سمجھتا۔ بلکہ جماعت کے اندر قربانی۔ اور اس کی قدر کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ان کو مفید سمجھتا ہوں۔ لیکن ہر چیز خواہ کتنی مفید کیوں نہ ہو۔ اس کے لئے بعض قواعد ہوتے ہیں۔ جن کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔ اس پارٹی کے متعلق جب مجھ سے دریافت کیا گیا تو

منتظمین کی سہولت

کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے کہدیا۔ کہ تین جنوری کو صبح یا شام جو وقت بھی مقرر ہو جائے۔ میں آجاؤں گا۔ میرا مطلب یہ تھا۔ کہ صبح کی یا شام کی میں قید نہیں لگاتا۔ جس وقت بھی سہولت ہو۔ کر لی جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب کوئی عقلمند بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔ کہ میں اس دن صبح سے شام تک تمام کام چھوڑ کر بیٹھا رہوں گا۔ کہ وہ جب چاہیں۔ بلالیں

منتظمین کے لئے مناسب

تھا۔ کہ وہ صبح کا یا شام کا کوئی وقت مقرر کر کے مجھے اطلاع دے دیتے۔ یہ گفتگو یکم کو ہوئی تھی۔ اور اس کا جواب مجھے اگر دیر سے بھی ملتا۔ تو دو کی صبح کو مل جانا چاہیئے تھا۔ دو تاریخ کو جلسہ کے انتظام کے متعلق رپورٹیں وغیرہ پڑھنے کے لئے مردوں کا اجتماع ہوا۔ اور اس دن چونکہ

سید ناصر شاہ صاحب کی وفات

ہو گئی۔ اس لئے دوسرا یعنی عورتوں کا اجلاس نہ ہو سکا۔ اور زنانہ انتظام کے متعلق رپورٹوں وغیرہ کا پڑھا جانا ملتوی کر دیا گیا۔ اس کے متعلق انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ کیا کل دس بجے اس کے لئے پروگرام رکھ لیا جائے۔ چونکہ اس وقت تک اس پارٹی کے متعلق مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی۔ اور میں اس کے انتظار میں تمام دن فارغ بھی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے انہیں اجازت دے دی۔ کہ کل دس بجے کا وقت رکھ لو۔ لیکن آج ساڑھے نو بجے کے قریب پارٹی والوں کا آدمی آیا۔ کہ چلئے پارٹی میں۔ میں نے کہا۔ کہ مجھے تو اس کی کوئی اطلاع نہیں۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ آپ نے جو کہا تھا۔ کہ خواہ صبح رکھ لو۔ خواہ شام میں آجاؤنگا۔ اب یہ تو صحیح ہے۔ کہ میں نے کہا تھا۔ لیکن وقت مقرر کر کے مجھے اس کی اطلاع دی جانی چاہیئے تھی۔ تا میں باقی وقت کام پر لگا سکتا۔ یہ کسی طرح بھی ممکن نہ تھا۔ کہ میں صبح اٹھتے ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہتا۔ کہ کوئی آدمی آئے گا۔ کہ چل کر چائے پیو۔ اور میں اس کے ساتھ اُٹھ کر چل پڑوں گا۔

میرے کام میں تو اگر ایک دن کا بھی ناغہ ہو جائے۔ تو کئی کئی دن تک اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اور اتنا کام ہوتا ہے۔ کہ

روزانہ ۱۴-۱۵ گھنٹے کام

کرنا پڑتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ وہ جب چاہیں مجھے بلالیں۔ میرے پاس جو آدمی آیا۔ میں نے اسے یہ جواب دیا۔ کہ ½۹ بجے آپ آتے ہیں۔ دس بجے ان کا وقت ہے۔ اس لئے میں آپ لوگوں کو صرف ۲۵ منٹ دے سکتا ہوں۔ یہ جواب لے کر وہ گیا۔ اور ۲۵ منٹ کے بعد پھر آیا۔ کہ ہم نے زنانہ جلسہ کی منتظمات سے فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ اپنے وقت میں سے ۲۵ منٹ ہم کو دیتی ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کا کوئی اختیار نہیں کہ میرا پروگرام تجویز کریں۔ اب صرف پانچ منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ اگر چاہو تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ میں جاؤں اور دعا کر کے آجاؤں۔ یہ جواب لے کر وہ پھر چلا گیا۔ اور پھر واپس آکر کہا کہ اچھا ہم شام کو پارٹی کر لیں گے۔ اب کوئی شخص اس بات کو معقول نہیں قرار دے سکتا۔ کہ ڈیڑھ سو آدمی کو ڈیڑھ دو گھنٹہ بٹھانے کے بعد یہ کہہ دیا جائے۔ کہ صاحبان آپ لوگ شام کو تشریف لائیں۔ اور اب چلے جائیں پہلی غلطی کے بعد منتظمین کو چاہیئے تھا۔ کہ اس کا خمیازہ خود بھگتتے۔ اور یا تو سارا پروگرام اور ایڈریس وغیرہ منسوخ کر کے مجھے لے جاتے کہ

اصل چیز دعا ہی ہے

دعا کروا لیتے۔ اور یا عقل سے کام لیتے۔ اور ان مہمانوں سے کہہ دیتے۔ کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ ہمیں بڑی خوشی ہوتی۔ اگر خلیفۃ المسیح شریک ہو سکتے۔ مگر چونکہ ہماری غلطی کی وجہ سے وہ نہیں آسکے۔ اس لئے آیئے ہم خود ہی ایڈریس وغیرہ پڑھ کر چائے وغیرہ پی لیتے ہیں۔ یہ کوئی جہاد تو نہیں تھا۔ کہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ کے ماتحت امام کے بغیر نہ ہو سکتا۔ چائے بغیر امام کے بھی پی جا سکتی ہے۔ ایک ادنیٰ سی بات کے لئے اتنے لوگوں کا اس قدر وقت ضائع کرنا بالکل نامناسب تھا۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ ان لوگوں کا بھی فرض تھا۔ کہ جب دس بجتے۔ وہ کہہ دیتے کہ السلام علیکم اب ہم جاتے ہیں تا

آیندہ کے لئے اصلاح

ہوتی۔ لیکن منتظمین نے کوشش یہ کی۔ کہ ان کی غلطی کا خمیازہ دوسرا بھگتے۔ اور قسم قسم کی باتوں سے بات کو طول دیا۔ مثلاً یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم نے فوٹو اتروانا تھا۔ یہ کرنا تھا وہ کرنا تھا۔ حالانکہ یہ بچوں کی سی باتیں تھیں۔ اگر وہ چاہتے تو ۵ منٹ میں دعا بخوبی ہو سکتی تھی۔ وہ ایڈریس اور فوٹو وغیرہ سب باتوں کو منسوخ کر دیتے۔ اور کہہ دیتے کہ چائے پی کر دعا کر لی جائے یا اگر ان کو یہ پسند نہ تھا۔ تو پھر ان ڈیڑھ سو لوگوں کا وقت ضائع نہ کرتے۔ اور میری شمولیت کے بغیر

پروگرام کے مطابق

کارروائی کر لیتے۔ لیکن انہوں نے ان دونوں میں سے کوئی بات بھی نہ کی۔ پونے دس بجے ان کا آدمی آیا۔ اور سوا گیارہ بجے تک یہ بحث جاری رہی۔ اور اس طرح ڈیڑھ گھنٹہ تک ڈیڑھ سو لوگوں کو وہاں بٹھائے رکھا گیا۔ حالانکہ جمعہ کا دن تھا۔ لوگوں نے نہانا دھونا بھی تھا۔ پھر چھٹی کے دن عزیز و اقارب سے ملنا جلنا بھی ہوتا ہے۔ اس کا ذکر میں نے خطبہ میں اس لئے کر دیا ہے کہ تا آیندہ اصلاح ہو۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اصرار بھی محبت پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن

محبت میں معقولیت ہونی ضروری ہے

صحابہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق تھا۔ لیکن اگر وہ آپ کو پکڑ لیتے کہ گھر میں نہیں جانے دیں گے۔ آپ گھر جاتے ہیں۔ تو ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ تو یہ ان کا عشق تو کہلاتا مگر غیر معقول۔ تو محبت کو ایک حد تک ظاہر کرنا چاہیئے اور پھر اپنی غلطی کی وجہ سے اسے دل میں رکھ کر احساسات کے صدمہ کو برداشت کرنا چاہیئے اور سزا بھگتنی چاہیئے۔ اگر آج میں چلا جاتا۔ تو آیندہ بھی اسی طرح ہوتا۔ اس لئے میں ایک نصیحت تو یہ کرتا ہوں۔ کہ ایسے امور میں

عقل سے کام لینا چاہیئے

میری رائے یہی ہے کہ بہت سے جرائم معاف کئے جا سکتے ہیں۔ مگر بے وقوفی کا جرم معاف نہیں کیا جا سکتا۔ میری تو سمجھ میں بھی یہ نہیں آتا کہ انسان غلطی کے باوجود یہ سمجھے کہ نتیجہ ٹھیک نکلیگا۔ اور کہ میں اس کی سزا سے بچ جاؤں۔ شائد سزا کے لفظ سے بعض لوگوں نے بید کی بدنی سزا سمجھ لی ہے۔ حالانکہ سزا صرف یہی نہیں۔ بلکہ

جذبات اور احساسات کی سزا

بھی سزا ہی ہے۔ یہ بھی سزا تھی۔ کہ میری شرکت کے بغیر ہی وہ پارٹی کر لیتے۔ یا ایڈریس وغیرہ پروگرام منسوخ کر دیتے۔ یہ جذبات اور احساسات کی سزا تھی۔ غلطی کے باوجود سزا سے بچنے کی کوشش کرنا انسان کو اخلاقی معیار سے نیچے گرا دیتا ہے۔ اور غلطی سے بچنے کا ایک ذریعہ یہ ہے۔ کہ انسان اگر غلطی کرے۔ تو اس کی سزا بھی بھگتے۔ خواہ وہ سزا مادی ہو یا جذباتی۔

اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ

نیا سال

شروع ہوا ہے۔ اور اس کا یہ پہلا جمعہ ہے۔ اس لئے میں پھر بعض باتوں کو دوہرا دیتا ہوں جو میرے نزدیک اہم اور ضروری ہیں۔ اول تو یہ کہ میرا پروگرام خواہ وہ ایک سال میں پورا ہو۔ خواہ چار یا پانچ سال میں یہ ہے کہ کوئی ملک دنیا کا ایسا نہ ہو۔ جس میں تابعی یعنی ایسے لوگ موجود نہ ہوں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو دیکھا ہے۔ اس وقت دنیا میں قریباً ایک ہزار ممالک ہوں گے اور ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچا دیں ملک کی تشریح میں حکومتوں کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ زبان کے لحاظ سے کرتا ہوں۔ اور مختلف زبانوں کے لحاظ سے اس وقت شائد ایک ہزار سے بھی زیادہ ممالک ہونگے اور ان میں سے صرف ساٹھ ستر ہی ہیں۔ جن تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر پہونچی ہے۔ باقی نو سو سے زیادہ ابھی تک ایسے ہیں۔ جن تک ابھی یہ خبر نہیں پہنچی بلکہ کافی حصہ ان میں ایسے ممالک کا بھی ہے جن میں اسلام کا نام تو ممکن ہے پہونچ چکا ہو۔ مگر تعلیم نہیں پہونچی۔ اور میرا پروگرام یہ ہے کہ ہم کوشش کریں۔ کہ ان ممالک میں تابعی پیدا کر سکیں۔ وہ وقت تو گزر گیا۔ جب

ہم ساری دنیا کو صحابی بنا سکتے تھے

مگر تابعی بنا سکنے کے لئے ابھی وقت ہے صحابہ نے بیسیوں ممالک میں تابعی بنا دیئے تھے اور زبان کے لحاظ سے اگر ممالک کی تقسیم کی جائے۔ تو سینکڑوں ممالک میں بنا دیئے تھے۔ صحابہ کے زمانہ میں ریل تار ڈاک وغیرہ کی سہولتیں نہ تھیں۔ اور ان کے نہ ہونے کے باوجود جب صحابہ نے اتنا کام کیا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان سہولتوں کی موجودگی کے باوجود ہم ان سے زیادہ کام نہ کریں۔

قربانی کی قیمت کا اندازہ

رستہ کی روکاوٹوں سے کیا جا سکتا ہے۔ اگر صحابہ نے دو سو ممالک میں تابعی بنائے۔ تو ہم بھی دو سو ملک میں تابعی بنا کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے برابر کام ہم نے کیا ہے۔ اس لئے جب تک ان سے کئی گنا زیادہ کام نہ کریں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم نے ان کی مشابہت حاصل کر لی۔

پس ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ملک میں تابعی پیدا کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو ان تک پہونچا دیں۔ یا ان کو یہاں بلالیں اور اگر ہم یہ کر سکیں۔ تو یہ کام اتنا شاندار ہوگا۔ کہ کسی نبی کے زمانہ میں اس کی مثال نہ مل سکے گی۔ کیونکہ کوئی نبی یا مامور آج تک ایسا نہیں گزرا۔ جس کے تابعی تمام دنیا میں تھے۔ یہ ایک ایسی عجیب بات ہے۔ کہ اس کے تصور سے ہی

میرا دل مسرت سے بھر جاتا ہے

اور بجلی کی رَو کی طرح مسرت کی لہر تمام جسم میں دوڑ جاتی ہے۔ حضرت مسیح ناصری کے صحابہ شام سے چلے اور کشمیر یا مدراس تک پہونچے تھے۔ اور ان کا یہ کام اس زمانہ کے لحاظ سے بہت تھا۔ مگر پھر بھی یہ کچھ نہ تھا۔ ہم گو یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کے پیروؤں نے تابعی بنائے یا نہیں۔ لیکن بہرحال انہوں نے روم سے لے کر کشمیر تک آپ کا پیغام ضرور پہنچا

دیا تھا۔ اور باوجود ان دقتوں کے پہونچا دیا تھا۔ جو اس زمانہ میں سفر کے رستہ میں تھیں۔ لیکن ہمیں اس زمانہ میں جو سہولتیں حاصل ہیں۔ وہ اس امر کی مقتضی ہیں۔ کہ ہم ان سے بہت زیادہ کام کریں۔ پس ایک تو دوست دوران سال میں اس امر کو مدنظر رکھیں اس کے لئے

اپنے آپ کو وقف کریں

اور چندہ تحریک جدید پر زور دیں۔ گو نقد اور وعدوں کے لحاظ سے تو اس وقت تک یہ چندہ گذشتہ سال کی نسبت زیادہ ہے مگر اس لحاظ سے کمی ہے۔ کہ گذشتہ سال اس وقت تک جتنی جماعتیں اس میں حصہ لے چکی تھیں۔ اتنی جماعتوں نے اس سال نہیں لیا۔ معلوم نہیں۔ یہ ان کے

عہدیداروں کی سستی یا غفلت

کی وجہ سے ہے۔ یا کسی اور وجہ سے۔ جس تاریخ تک گذشتہ سال ساٹھ ہزار روپیہ بصورت نقد و وعدوں کے آیا تھا۔ اس سال اسی تاریخ تک اسی ہزار آیا ہے۔ اور بعض وعدے مجمل ہیں۔ ان کو ملا کر بیاسی ہزار کے قریب رقم ہو جاتی ہے۔ مگر حصہ لینے والی جماعتوں کی تعداد کے لحاظ سے اس سال کمی ہے۔ پس دوست اس طرف بھی توجہ کریں۔ اور زندگیاں وقف کرنے کی طرف بھی اور کوشش کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تشریح کے ساتھ اسلام کی تعلیم کو ساری دنیا میں پہونچا دیں:

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے

ہندوستان میں تبلیغ

کی جو سکیم بنائی ہے۔ اور جس کے ماتحت دوستوں کو ایک ایک دو دو یا تین تین ماہ وقف کرنے کی تحریک کی ہے۔ اس پر زور دیا جائے ہر جماعت اپنے ہاں جلسہ کر کے ان لوگوں کی ایک لسٹ مجھے بھجوائے جس میں درج ہو کہ کون کون دوست کتنے کتنے عرصہ کے لئے اور کن مہینوں میں اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ پچھلے سال کی طرح ایسی اطلاع بھجوانا افراد کے ذمہ نہ سمجھا جائے۔ بلکہ ہر جماعت اس

کی فہرست مجھے بھجوائے جس طرح چندہ کی لسٹیں بھیجی جاتی ہیں۔ احمدیت اس وقت صحیح اسلام ہے۔ اور اس لحاظ سے قادیان اسلام کی اشاعت کا مرکز ہے۔ جو مکہ اور مدینہ کے تابع ہے۔ پس اسلامی اشاعت کے اس مرکز کے اردگرد احمدیت کی ترقی ضروری ہے۔ اور ساری جماعت کے افراد کو بعینہٖ اسی طرح جس طرح

تنور میں ایندھن

جھونکا جاتا ہے۔ اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ دنیا میں سے ہندوستان ہندوستان میں سے پنجاب اور پنجاب میں سے ضلع گورداسپور میں احمدیت کی ترقی اور مضبوطی نہایت ضروری ہے اور پھر ضلع گورداسپور کے اردگرد ضلع ہوشیارپور امرتسر سیالکوٹ اور جالندھر کے اضلاع میں احمدیت کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ قادیان کی جماعت بھی محلہ وار اور باہر کی جماعتیں بھی اس قسم کی فہرستیں جلد از جلد مجھے بھجوا دیں گی یہ لسٹیں [illegible] زیادہ سے زیادہ

یکم اپریل تک

مل جانی چاہئیں۔ ہاں جو دوست انفرادی طور پر اپنے نام دینا چاہیں۔ وہ جلد بھیجدیں۔ کیونکہ نیکی کی تحریک ہونے پر اس میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ باقی جماعتیں یکم اپریل تک ایسی فہرستیں بھجوا دیں:

یہ دو تو مذہبی باتیں ہیں اس کے علاوہ ایک اقتصادی بات ہے۔ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں اس سال کے لئے

ایک پروگرام بیکاری کے دور کرنے کے لئے ابھی میرے مدنظر ہے

اس کے متعلق بہت سے مشورے حاصل ہو چکے ہیں۔ اور سب سے پہلے اس کے ماتحت قادیان میں کام شروع کیا جائے گا۔ جو امید ہے جنوری کے آخر یا فروری تک ہو جائے گا۔ اس کے متعلق اور بھی جو دوست مشورے بھیج سکیں وہ جلد بھیجدیں۔ اور جہاں کی جماعتیں اپنے طور پر کوئی ایسے کام جاری کر سکتی ہوں وہ کر دیں اس کے ساتھ ہی تمدنی لحاظ سے ایک اور بات بھی ہے۔ جو زیادہ تر قادیان کے لوگوں

سے تعلق رکھتی ہے۔ اگرچہ باہر کے لوگوں کے لئے بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہاں جو لوگ باہر سے آتے ہیں۔ ان کو بالخصوص عورتوں اور بیماروں کو

سڑکوں کی خرابی

کی وجہ سے محلوں تک پہونچنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اب کے بعض لوگوں نے تجویز کی ہے۔ کہ اگر دو ہزار روپیہ ہو۔ تو سٹیشن سے محلہ تک پختہ سڑک بن سکتی ہے۔ اس کے لئے بھی طوعی طور پر جو دوست ایک آنہ دو آنہ روپیہ دو روپیہ یا پیسہ دو پیسہ فی یکدم یا ماہوار دے سکتے ہوں دیتے رہیں۔ تو اگلے سالانہ جلسہ تک یہ سڑک بن سکتی ہے۔ اس طرح مسافروں کے لئے بہت سہولت ہو جائے گی۔ اور محلہ تک پہونچنے میں آسانی ہو گی۔ اس کے بعد پھر تھوڑا سا فاصلہ گھروں تک پہونچنے کا رہ جائے گا۔ جو اللہ تعالےٰ جب چاہے بعد میں بن جائے گا:

اس کے بعد میں اس امر کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ گذشتہ سال ہمارے بعض اختلافات

حکومت اور احرار دونوں سے

ہو گئے تھے۔ جن کے متعلق میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ اب تک قائم ہیں۔ اور احرار سے اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک وہ اپنی غلطی کو تسلیم نہ کریں۔ اور یہ مان نہ لیں۔ کہ جتھے بنا کر اقلیتوں کو ڈرانا اور مرعوب کرنا غلط طریق ہے۔ جب تک وہ ایسا نہ کریں۔ جماعت کا فرض ہے۔ کہ ہر جائز ذریعہ سے ان کا مقابلہ کریں۔ اور ان کی مذہبی اقتصادی اور سیاسی طاقت کو توڑیں۔ میں جماعت کے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے

کامیابی کا اصول

یہ مقرر کیا ہے۔ کہ سب جماعت اپنی توجہ کو اس کام کی طرف پھیر دے۔ جس کا وہ ذمہ اٹھائے۔ چنانچہ فتح مکہ کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جہاں بھی ہو اور جدھر سے بھی نکلو تمہاری توجہ مکہ کی طرف ہونی چاہیئے۔ پس اس قاعدہ کے ماتحت ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ اس امر کا خیال

رکھو۔ کہ ان سلسلہ کے دشمنوں۔ ملک کے دشمنوں اور اس کے

دشمنوں کی طاقت کو توڑا جائے

دعاؤں کے ذریعہ بھی۔ لوگوں پر ان کی حقیقت کا انکشاف کر کے بھی اور ان کے مخالفوں سے تعاون کر کے بھی۔ غرضیکہ جن ذرائع سے بھی ہو سکے۔ ان کی طاقت کو توڑا جائے۔ باقی رہی حکومت۔ سو اس سے ہماری ایسی لڑائی تو نہ ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ جیسی کانگرس کرتی ہے اور ہم مذہبی لحاظ سے پابند ہیں۔ کہ جس حد تک جماعت کے وقار کے لئے مضر نہ ہو۔

حکومت سے تعاون

کریں۔ اس سے تعاون کی حدبندی تو ہو سکتی ہے۔ مگر عدم تعاون کسی صورت میں نہیں ہو سکتا۔ اور تعاون کی حد بھی وہی ہے۔ جو حکومت خود قائم کر دے۔ پہلے بھی حکومت سے غلطیاں ہوتی رہی ہیں۔

مگر پھر ازالہ کی کوشش بھی اس کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔ لیکن گزشتہ سال بعض افسروں نے بالارادہ بعض ایسی حرکات کی ہیں۔ کہ جو

سلسلہ کے وقار کو سخت نقصان

پہونچانے والی ہیں۔ اور اس کے ہمارے پاس ایسے یقینی ثبوت موجود ہیں۔ کہ کسی کے کہنے سے بھی اس کو غلط نہیں سمجھ سکتے۔ ممکن ہے زید یا بکر کو اس سے تعلق نہ ہو۔ ممکن ہے۔ پنجاب گورنمنٹ اس سے بَری ہو۔ یا ضلع کے بعض حکام اس سے بَری ہوں۔ لیکن یہ کہ سب کے سب اس الزام سے بَری ہیں۔ یہ ایسی بات ہے۔ جسے نہ میں تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ اور نہ کوئی اور عقلمند۔ ہمارے پاس ایسے

یقینی ثبوت

موجود ہیں۔ کہ ان سے انکار کرنا بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسے کبوتر اپنی آنکھیں بند کرکے سمجھ لیتا ہے۔ کہ اب بلی مجھ پر حملہ نہیں کرے گی۔ ہمارا اپنا طریق یہ ہے۔ کہ اگر ہم سے غلطی ہو جائے۔ تو ہم اس کا اعتراف کر لیتے ہیں۔ اور ہمارے ریکارڈ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہم نے کبھی اس میں تامل نہیں کیا۔ حتےٰ کہ احرار کے خلاف بھی اگر کوئی غلط بات شائع ہوئی۔ تو ہم نے اس کی تردید کر دی ہے۔ اور ایسے ہی اخلاق کی ہم حکومت سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وُہ

اپنی غلطی کا اعتراف

کرکے آئندہ کے لئے یقین دلائے۔ کہ ایسا نہیں ہوگا۔ حکومت کے بعض افسروں کی طرف سے جماعت کے اخلاق اور اس کی دیانت پر حملے کئے گئے ہیں۔ اور حکومت نے اس کی تردید نہیں کی۔ اس لئے فضا رکی موجودہ خاموشی سے یہ مطلب ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان سب باتوں کا تصفیہ ہو چکا ہے۔ ابھی تک کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس وقت تک ہو سکتا ہے۔ جب تک ایسی حرکات کرنے والوں کو سزائیں نہ دی جائیں۔ خواہ اس پر سو سال گزر جائیں۔ خواہ دو سو سال۔ ہماری جماعت اخلاقی جماعت ہے۔ اور

اخلاقی لحاظ سے میں عفو کو ضروری سمجھتا ہوں

اور شائد اسی خیال کے ماتحت ایسے افسروں میں سے ایک نے جس سے ہمیں بہت سی شکایات ہیں ایک شخص سے ذکر کیا ہے۔ کہ وُہ مذہبی لیڈر ہیں۔ اور مجھے امید تھی۔ کہ وُہ ان باتوں کو بھُول جائیں گے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کا یہ مطالبہ جائز ہے۔ اور اگر میں اسے پُورا نہ کروں۔ تو میں مجرم ہوں گا۔ خدا کے سامنے بھی۔ اور بندوں کے سامنے بھی۔ لیکن

عفو اور بے وقوفی

کے مابین ایک حدِ فاصل ہے۔ عفو کے معنے یہ ہیں۔ کہ ایک شخص غلطی کرتا ہے۔ اور پھر نادم ہے۔ یا پھر اس غلطی کا اثر افراد پر ہے۔ مگر بعض غلطیوں کا اثر اقوام پر پڑتا ہے۔ بلکہ آئندہ نسلوں پر بھی پڑتا ہے۔ اور ایسے امور میں عفو سے کام لینا بے وقوفی اور حماقت ہوتی ہے ہاں اگر ایسے لوگ معافی طلب کرتے۔ اور ندامت کا اظہار کرتے۔ تو ان کا یہ مطالبہ جائز ہو سکتا تھا۔ اور ایسی صورت میں ہمارا طریق یہی ہے کہ اس بات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال بھی موجود ہے۔

حکومت پنجاب سے ایک غلطی

ہوئی۔ اور اس نے اس کا اعتراف کر لیا۔ اس کے بعد ہم نے پھر کبھی اسے اس رنگ میں نہیں دوہرایا۔ اور نہ اب ہی میں اس کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ ہم نے حکومت کے اعتراف کو قبول کر لیا۔ اور اس بات کو دل سے نکال دیا۔ اب میں بھی اس کا ذکر اس رنگ میں نہیں کر رہا ہوں۔ کہ ہمیں اس کے متعلق حکومت سے شکوہ ہے۔ ہاں باقی امور میں بھی ہم حکومت سے اسی شریفانہ طریق کی امید کرتے ہیں۔

اس واقعہ کے بعد متواتر بعض افسروں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ جماعت پر یہ سراسر جھوٹا الزام لگایا گیا۔ کہ اس نے بعض جلسوں میں حکومت کے افسروں کو گالیاں دیں۔ اور حرامزادہ کہا حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ ہاں اگر کسی منافق سے خود بخود کہلوایا گیا ہو۔ تو جماعت اس کی ذمہ وار نہیں ہو سکتی۔ اور جماعت کی طرف اسے منسوب کرنے والا ظالم ہے۔ یہ

جماعت پر اخلاقی حملہ

ہے۔ اور ایک مذہبی جماعت کے لئے نہایت اہم سوال ہے۔ اور جب تک یہ الزام قائم ہے۔ کہ ہم نے کسی کو حرامزادہ کہا۔ یا ایسے شخص کی گالی کو پسند کر لیا۔ ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے یہ الزام شائع کیا۔ ہماری صلح ہرگز نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح جماعت پر یہ الزام لگایا گیا۔ کہ وُہ حکومت سے بغاوت کے رستہ پر جا رہی ہے۔ حالانکہ

حکومت سے وفاداری

ہم پر احمدیت کے رو سے فرض ہے۔ اور اس الزام کے گویا یہ معنے ہیں۔ کہ ہم احمدیت سے نکل گئے ہیں۔ اور جب تک اس الزام کی تردید نہیں کی جاتی۔ ایسا کہنے والوں کے ساتھ سو سال تک بھی ہماری صلح نہیں ہو سکتی ہاں یہ میں کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارا یہ اختلاف حکومت پنجاب کے بعض افسروں سے ہے۔ اسے دیکھ کر بعض انگریز دوستوں کو یہ شک گزرا ہے۔ کہ شائد جماعت حکومتِ برطانیہ کی ہی مخالف ہو گئی ہے۔ لیکن یہ خیال صحیح نہیں۔

اختلاف صرف حکومت پنجاب کے بعض افسروں سے ہے

اور ان کے خلاف پروٹسٹ بغاوت نہیں کہلا سکتا۔ اور جو شخص اس پروٹسٹ کو بغاوت قرار دیتا ہے۔ وہ دُنیا میں غلامی پھیلانا چاہتا ہے۔ اور جو حکومت ہم سے یہ امید رکھے۔ کہ ہم اس کے غلام ہو کر رہیں گے۔ وُہ اسے کبھی پورا ہوتے نہیں دیکھ سکیگی۔ ہم خدا کے غلام ہیں۔ اور کسی انسان کی غلامی کبھی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اور کوئی حکومت ہمیں کچل سکتی۔ یا پراگندہ کر سکتی ہے۔ ہم بے شک تھوڑے ہیں۔ اور کمزور ہیں۔ مگر ہمارا تعلق اس ہستی کے ساتھ ہے جس کے ہاتھ میں تمام بڑے بڑے اور

طاقتور لوگوں کی گردنیں

ہیں۔ پھر اگر میں اسلام کی اشاعت۔ اور ترقی کو اپنی ذات سے وابستہ سمجھتا۔ تو مجھے ڈر ہو سکتا تھا۔ کہ حکومت مجھے پکڑ لے گی۔ تو یہ کام کس طرح ہوگا۔ مگر جب میں جانتا ہوں۔ کہ میں ایک کیڑے سے بھی حقیر تر ہوں۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ وُہ خدا خود کر رہا ہے۔ تو پھر مجھے کیا پروا ہو سکتی ہے۔ اگر میں نہ رہوں گا۔ تو وُہ تار جو میرے اندر کام کر رہی ہے کسی دُوسرے کے ساتھ جا لگے گی۔

پس جب تک ان لوگوں کو جنہوں نے ہم پر ظلم کئے۔ یا تو سزا نہیں دی جاتی۔ یا وُہ معافی نہیں مانگ لیتے۔ ہماری حکومت سے صلح نہیں ہو سکتی۔ اور میں

جماعت کو توجہ

دلاتا ہوں۔ کہ وُہ غافل جماعتوں کی طرح ذلیل ہونے والی جماعتوں کی طرح اور تھوڑی دُور چل کر تھک کر بیٹھ جانے والی جماعتوں کی طرح اس خاموشی سے یہ خیال نہ کرے کہ ان باتوں کا تصفیہ ہو چکا ہے۔ ان کا تصفیہ نہیں ہوا۔ اور جب بھی ایسا موقعہ آئیگا جب حکومت کو ہمارے تعاون کی ضرورت ہوگی اور مذہب ہمیں اختیار دیتا ہوگا۔ کہ چاہے تعاون کریں۔ چاہے نہ کریں۔ ہم کہیں گے۔ کہ ہم تعاون کرتے ہیں۔ مگر پہلے

تحقیقاتی کمیشن

مقرر کیا جائے۔ اور ان الزامات کا فیصلہ کرایا جائے۔ یہ کوئی سیاسی سوال نہیں۔ یہ حملہ مذہبی ہے۔ اور ہمارے عقیدہ کے خلاف ہے۔ ہمیں افسروں کو گالیاں دینے والا اور بغاوت کرنے والا بتایا گیا ہے۔ اور ان باتوں سے ہمارا چڑنا بتاتا ہے۔ کہ ان امور کے متعلق ہمارے احساسات نہایت شدید ہیں۔ اور ہم ان باتوں سے سخت بیزار ہیں۔ اور ہم پر یہ الزامات لگانے والوں کو خواہ وہ چھوٹے افسر ہوں خواہ بڑے۔ خدا کے سامنے بھی اور انسانیت کے سامنے بھی جواب دینا پڑے گا۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے۔ اس حکومت کے سامنے اگر ہمارے پروٹسٹ کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تو

خدا کی طرف سے ضرور ان کو گرفت ہوگی۔

زمین پر بھی۔ اور آسمان پر بھی ان کے لئے سزا مقدر ہے۔ جو مقدر ٹل کر رہے گی۔ ہاں اگر شرفاء کی طرح وہ غلطی کا اعتراف کرلیں۔ تو اور بات ہے:۔

ان باتوں سے حکومت انکار کرتی ہے۔ مگر یہ بالکل صحیح ہیں۔ ہمیں بعض ذمہ دار افسروں نے بتایا ہے۔ کہ اس قسم کے سرکلر آئے ہیں یہ ہم مان سکتے ہیں۔ کہ انکار کرنے والے واقعات سے ناواقف ہیں۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ کہ وہ واقعات ہوئے ہی نہیں۔ اگر بعض افسر انکار کرتے ہیں تو ہم ان کو سچا مان لیتے ہیں۔ مگر یہی کہیں گے۔ کہ ان کو واقعات کا علم نہیں۔ لیکن یہ کہ ایسا ہوا ہی نہیں۔ ہم کبھی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پس جب تک ان

الزامات کی تردید

نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں سے ہماری صلح سَو سال تک بھی نہیں ہو سکتی۔ ایک مذہبی جماعت کس طرح اخلاق، اور مذہبی حملہ کی برداشت کر سکتی ہے۔ اگر حکومت نے ہماری زمینیں چھین لی ہوتیں۔ یا کوئی اور ذاتی نقصان پہنچایا ہوتا۔ تو ہم خاموش رہ سکتے تھے۔ لیکن ان باتوں کی موجودگی میں ہرگز چپ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ یہ

جماعت کے اخلاق اور اسکی دیانت پر حملے

ہیں۔ اسی طرح مسٹر کھوسلہ نے جو فیصلہ لکھا ہے۔ اس کے متعلق ہائی کورٹ کے جج نے یہ لکھا ہے۔ کہ اس میں بعض باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن پر میں اسوجہ سے بحث نہیں کر سکتا۔ کہ حکومت نے ملزم کی سزا میں اضافہ کے لئے اپیل نہیں کی۔ گویا ان کا ازالہ اس وجہ سے نہیں ہو سکا۔ کہ حکومت نے اس میں رکاوٹ پیدا کردی۔ اس لئے اس کی ذمہ دار حکومت ہے۔ اور اسی کا فرض ہے۔ کہ اس کا ازالہ کرے۔ اسے چاہیئے۔ کہ یا تو ایک آزاد کمیشن بٹھاکر ان کا فیصلہ کرائے۔ اور یا پھر ہم خود ان کا ازالہ کریں گے۔ اور اس صورت میں اگر حکومت کی۔ یا اس کے جج کی سبکی ہو۔ تو اس کی ذمہ داری بھی اسی پر ہوگی۔ ہائیکورٹ کے جج نے تسلیم کیا ہے۔ کہ چونکہ

سزا میں اضافہ کا سوال

نہیں۔ اس لئے وہ بعض امور پر بحث نہیں کرسکتے۔ گویا موجودہ صورت میں ہم پر جو بعض اعتراضات قائم ہیں۔ وہ حکومت کے رویہ کی وجہ سے ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کی تردید کریں۔ اور جیسا کہ ہمارا طریق ہے ہم اس کے متعلق لٹریچر شائع کریں گے۔ اور اس سے اگر

حکومت کی سُبکی

ہو۔ یا اسے برا لگے۔ تو اس کی ذمہ داری اسی پر ہوگی۔ حکومت کے اپنے ریکارڈ اس امر پر گواہ ہیں۔ کہ یہ باتیں غلط ہیں۔ اور ہم انہیں غلط ثابت کریں گے۔ اور ان باتوں کو کبھی بھی چھوڑ نہیں سکتے۔ ہم اپنے مال اپنی جانیں۔ اپنی اولادیں۔ اور دیگر اشیاء کو حکومت کے لئے قربان کر سکتے ہیں۔ مگر جہاں

اسلام اور سلسلہ کی عزت کا سوال

پیدا ہوگا۔ ہم کسی قربانی سے پیچھے نہیں ہٹینگے اور اس کے مقابلہ میں ہماری جانیں۔ ہماری عزتیں۔ ہمارے مال۔ ہمارا امن وسکون اور وطن کی محبت۔ غرضیکہ کسی چیز کی بھی کوئی وقعت ہماری نظروں میں نہیں ہوگی۔ اور ہم ہر چیز کو قربان کرکے

سلسلہ کی عظمت کو قائم کریں گے

میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہی غلط واقعات احرار برابر دوہراتے چلے جاتے ہیں۔ اور حکومت خاموش ہے۔ حالانکہ حکومت کے ریکارڈ سے ان کی تردید ہوتی ہے:۔

پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ان سب باتوں کے باوجود ہم اس لئے چپ رہیں۔ کہ حکومت خوش ہو جائے۔ جہاں خدا کی خوشی کے مقابلہ میں حکومت کی خوشی کا سوال آ جائے گا۔ ہم حکومت کی خوشی کی قطعاً کوئی پروا نہیں کریں گے:۔

پس چونکہ آج

نئے سال کا پہلا جمعہ

ہے۔ میں نے یہ بات واضح کر دی ہے۔ تا دوست موجودہ خاموشی سے یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ سب باتیں طے ہوگئی ہیں۔ وہ نہ آج طے شدہ ہیں۔ اور نہ کل ہوں گی۔ اور اگر تم کسی وقت بھی ان کو طے شدہ سمجھو گے۔ تو

بے غیرت ہو جاؤ گے۔ اور میری تمہارے لئے۔ اور اپنی اولاد کے لئے بھی یہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بے غیرتی سے بچائے اور قربانیوں کی توفیق دے۔ میں تو یہ پسند کروں گا۔ کہ میرا ایک ایک بچہ مر جائے۔ اور میں بے نسل رہ جاؤں۔ بجائے اس کے کہ سلسلہ کی عزت کے سوال کے موقعہ پر وہ بے غیرتی دکھائے:۔

پس یہ خاموشی اور وقفہ تمہارے کام اور اغراض کو تمہاری نظروں سے اوجھل نہ کر دے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ خدا کے سلسلہ کی ہتک کی گئی ہے۔ اور تمہارا فرض ہے۔ کہ جان و مال اور عزت و آبرو سب کچھ قربان کرکے اسے قائم کرو۔ اور میں

مخلصین جماعت سے امید

رکھتا ہوں۔ کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ مگر ان کا طریق وہ نہ ہوگا۔ جو مذہب یا دیانت و امانت کے خلاف ہو۔ وہ فساد اور قانون شکنی ہرگز نہیں کریں گے۔ اور دونوں حدوں کو قائم رکھتے ہوئے اس وقت تک کام کریں گے۔ جب تک کہ اس ہتک کا ازالہ نہیں ہو جاتا۔ اور سلسلہ کی عزت قائم نہیں ہو جاتی:۔

بے شک اللہ تعالےٰ کی نظروں میں اس کی عزت ہے۔ لیکن

ہمارا فرض

ہے۔ کہ دُنیا کی نظروں میں بھی اسکی عزت قائم کریں ورنہ ہماری تبلیغ میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہے:۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

یکم دسمبر سے ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء تک کی مختصر رپورٹ

تبلیغ احمدیت کا کام تین مستقل مرکزوں میں حسب سابق جاری ہے۔ اپنے اپنے مستقل مرکزوں میں کام کرنے والے مجاہدین کی تعداد ۳۵ ہے۔ ۵ مجاہدین نے متفرق طور پر اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کی۔ ان میں سے مرکز میں باقاعدہ طور پر اپنی اپنی رپورٹیں روانہ کرنے والے مجاہدین کی تعداد ۴۲ ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تحریر فرمودہ ٹریکٹ "زندہ خدا کا زندہ نشان" بصورت پوسٹر و ٹریکٹ شائع ہو کر مختلف احمدی جماعتوں اور بعض احباب کو روانہ کیا جا رہا ہے۔ دیگر احباب بحساب ۸ روپے فی سینکڑہ قیمت ادا کرکے یا وعدہ فرما کر دفتر تحریک جدید سے طلب کر سکتے ہیں:۔

مفت دینی تعلیم کا سلسلہ مختلف درس گاہوں میں بذریعہ مستقل وقف کنندگان زندگی بدستور جاری ہے۔ خواہشمند اصحاب حسب استعداد دینی تعلیم سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔ وقف کنندگان زندگی میں سے فی الحال ۶ مبلغین بیرونی ممالک میں مصروف تبلیغ ہیں۔ ان کی رپورٹوں کے ضروری اقتباسات الفضل میں شائع کرائے جاتے ہیں۔ دیگر ۱۲ وقف کنندگان زندگی بیرونی ممالک میں جانیوالے اپنے اپنے تعلیمی کورس مکمل کرنے میں مشغول ہیں۔ ...

خلافت احمدیہ کے منکرین کی معاندانہ کارروائیاں

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی جلسہ سالانہ پر تقریر

لوگوں کی تین قسمیں

خداتعالےٰ نے قرآن شریف میں نبی کے زمانہ کے لوگوں کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں اول وہ جو کامل الایمان ہوتے ہیں۔ اور اس ایمان کے مطابق ہر قسم کی قربانی کرتے ہیں خداتعالےٰ انہیں اولئک علیٰ ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون اولئک ھم المومنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم اور رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کے معزز خطابات سے یاد فرماتا ہے۔

دوم وہ لوگ جو کچھ بھی غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ نبی کا دعوےٰ سنتے ہی کفر و انکار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر اپنی ضد اور مخالفت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون۔ ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب الیم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اپنے حالات خصوصی کے ماتحت سابقہ دونوں گروہوں کے بین بین ہوتے ہیں۔ یعنی نہ تو وہ کامل الایمان ہوتے ہیں۔ کہ پہلے گروہ میں شامل ہو سکیں۔ اور نہ کھلم کھلا منکر ہوتے ہیں۔ کہ دوسرے گروہ میں شامل سمجھے جائیں۔ ایسے لوگ ایمان کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ بعض تو ان میں سے دوسرے کامل الایمان لوگوں کے ساتھ مل کر دین کا کچھ کام بھی کرتے ہیں۔ مگر چونکہ کامل الایمان نہیں ہوتے نہ ایمان کامل کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اس لئے دوسرے گروہ سے بھی ملتے رہتے ہیں۔ بعض وقت ایمانی کمزوری کا بھی اظہار کر دیتے ہیں۔ اور بعض دنیاوی معاملات میں الجھ جانے کی وجہ سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔

اعتقادی اور عملی منافقین

یہ تیسرا گروہ یوں تو اپنے اندر مختلف الطبائع لوگوں کو جمع کر لیتا ہے۔ لیکن اصولی طور پر دو ہی قسم کے منافق اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اول وہ جو اعتقادی منافق ہوتے ہیں۔ یعنی ان کے دل میں قطعاً ایمان نہیں ہوتا۔ بلکہ محض دنیاوی حالات کے ماتحت وہ نبی کی جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مومنوں کو نقصان پہونچانے کے لئے خود فوائد حاصل کرنے کے لئے یا مومنوں کی بڑھتی ہوئی قوت سے جو مضرات ان لوگوں کے حق میں ظہور پذیر ہونے تھے۔ ان سے بچنے کیلئے۔ دوسری قسم منافقوں کی وہ ہوتی ہے جو عملی منافق ہوتے ہیں۔ یعنی ان کے دل میں ناقص ایمان ہوتا ہے۔ وہ ایمان کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ علی الاعلان یا مخفی۔ لیکن لوگوں سے ڈر کر یا ان سے فوائد حاصل کرنے کے پیش نظر یا ایمان ناقص ہونے کی وجہ سے یا جبلی و فطری کمزوریوں کے باعث پورے طور پر قربانیاں نہیں کرتے۔

خداتعالےٰ نے سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع میں ان لوگوں کا ذکر کر کے ان کی دو مثالیں علیحدہ علیحدہ بیان فرمائی ہیں۔ اعتقادی منافقوں کے لئے مثلھم کمثل الذی استوقد نارا والی مثال جس کے آخر میں ایسے لوگوں کا انجام بتایا ہے۔ کہ ذھب اللہ بنورھم وترکھم فی ظلمات لا یبصرون۔ صم بکم عمی فھم لا یرجعون۔ یعنی ایسے لوگ راہ راست کی طرف نہیں آتے۔

دوسری مثال او کصیب من السماء والی عملی منافقین کی ہے۔ جس کے آخر میں ایسے عملی منافقوں کے انجام کے متعلق فرمایا ولو شاء اللہ لذھب بسمعھم وابصارھم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ یعنی اگر خدا چاہے تو لے جائے ان کی آنکھوں کو اور کانوں کو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان عملی منافقوں میں سے بعض کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ اور بعض کا برا۔ کیونکہ ان کے لئے خداتعالےٰ نے اپنی مشیت اور اپنے فیصلہ کا ذکر کیا ہے۔ جو ان کے آئندہ حالات کے مطابق ہوگا۔ قرآن شریف کے متعدد مقامات بالخصوص سورہ نساء۔ انفال توبہ۔ احزاب۔ منافقون کے مطالعہ سے واضح ہے۔ کہ یہ دونوں قسم کے منافقین اپنے نفاق کی وجہ سے ایسی کارروائیاں کرتے ہیں۔ جو سلسلہ حقہ کے مقابل پر معاندانہ کارروائیاں کہلاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے جلد یا بدیر ان کے نفاق کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔

منافقوں کی شناخت کس طرح ہوتی ہے

ان دونوں قسم کے منافقوں کی ایک تقسیم اس طرح ہے۔ کہ بعض کا علم نبی اور خاص خاص مومنوں کو اپنے نور فراست سے ہو جاتا ہے۔ یعنی ان منافقوں کے اعمال و اخلاق یا حالات سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ایمانی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ بعض کے متعلق خداتعالےٰ اپنی وحی سے نبی کو بتا دیتا ہے۔ کہ فلاں فلاں منافق ہیں اگر انہوں نے اصلاح نہ کی۔ تو انجام اچھا نہ ہوگا۔ ایسے لوگوں کے متعلق نبی اپنی بعض رؤیا و کشوف ظاہر کر دیتا ہے تا کہ وہ اصلاح کر لیں۔ ان سے بعض وقت خاص کام بھی لیتا ہے تا کہ اس کام کی برکت سے انہیں ایمانی ترقی نصیب ہو۔ ان سے ملاطفت کے ساتھ پیش آتا ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور بعض کا علم نبی کو بھی نہیں دیا جاتا۔ بلکہ وقت پر ان کا نفاق ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثلاً خداتعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۱) وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم توبہ ۱۳ (۲) قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون وستردون الی عالم الغیب والشھادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون توبہ ع ۱۳

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے تین گروہ

چونکہ خداتعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی نبی برحق تھے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ آپ کے زمانہ کے لوگوں کے بھی ویسے ہی تین گروہ ہو جاتے

یعنی مومن - انکار کرنے والے اور منافق چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مومنوں کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملی جو خدا کے فضل سے روز بروز ترقی کرتی جارہی ہے - اللھم زد فزد - انکار کرنے والے بھی ہوئے جن میں سے کئی انکار کی حالت میں مرتے جاتے ہیں - اور کئی سعید روحیں احمدیت قبول کرتی چلی جارہی ہیں - پھر خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ کے ماتحت ایسے لوگ بھی ہوئے اور ہوتے رہینگے جو محض اپنی اغراض سے احمدی کہلائے - ایسے منافقین کا ظہور و اخراج بھی کئی طرح ہوتا ہے۔ بعض کو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت جماعت سے نکال دیا جاتا ہے - بعض خود نکل جاتے اور مرتد قرار پاتے ہیں - بعض اسی نفاق کی حالت میں موتوا بغیظکم کے مصداق بنتے ہیں - بعض کا نفاق نبی کے وقت ظاہر ہوتا ہے - بعض کا خلفاء کے وقت میں -

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے منافقین کا اجمالی اور اور تفصیلی دونوں رنگ میں علم دیا - اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان میں سے بعض کو پرائیویٹ طور پر اور بعض اوقات دوسری طرح جتا دیا کہ تمہارے متعلق فلاں منذر خواب آئی ہے ان الہامات کا کثیر حصہ شائع بھی ہو گیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں - "جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں نہیں بیچتا نہیں - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں - بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں - اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف - پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں - مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۸۴) غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و رؤیا ر میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ کی موجودگی میں بعض ایسے انسان تھے جو منافق تھے - جن کا نفاق اس وقت بھی ظاہر ہوتا رہتا تھا - مگر آپ کے بعد کھلم کھلا ظاہر ہو گیا - قبل اس کے کہ میں اس منافقت یا ان معاندانہ کارروائیاں کرنے والوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور رؤیا اور کشوف بیان کروں - میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے مضمون کے عنوان کے لحاظ سے میرے لئے اسی قدر ضروری ہے کہ میں صرف انہیں الہامات اور رؤیا و کشوف کو بیان کروں جن کا تعلق منافقین سے ہے - نہ دوسرے منافقین سے اور ان منافقین کی جملہ کارروائیوں میں سے - میں صرف انہی کارروائیوں کو پیش نظر رکھوں جو اس وقت تک وہ کر چکے ہیں - گویا واقعات اور ان کی معاندانہ کارروائیوں نے ان الہامات و رؤیا و کشوف پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے

معاندین خلافت احمدیہ کی کارروائیاں

سو جاننا چاہیئے کہ خلافت احمدیہ کے منکروں کی کارروائیاں جو آج تک ظہور پذیر ہو چکی ہیں وہ موٹے موٹے عنوانوں کے لحاظ سے چار قسم کی ہیں - اول وہ کارروائیاں جو امر خلافت کے متعلق ہیں - دوم وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ نبوت کے متعلق ہیں - سوم وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و رؤیا کے متعلق ہیں - چہارم وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم و عدل ہونے کے متعلق ہیں - ان چاروں اصولی قسموں کی پھر کئی شاخیں ہیں -

منافقین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رؤیا و کشوف اور الہامات

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب میں پہلے ان الہامات و کشوف کو بیان کرتا ہوں جن کو واقعات نے ایسے منافقوں کے لئے مخصوص کر دیا ہے - مثلاً :-

(۱) "فاذ نذ ۳ اعلیٰ آتا وھما ودھب له الجنة" اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی یھوداہ اسکریوطی" تذکرہ صـ۲۹ - اس کے دو معنی ہیں - اول یہ کہ دو شخص آپ کی جماعت میں سے مرتد ہونگے جس مبارک وجود کے وقت وہ ارتداد کا اظہار کریں گے وہ جنتی ہوگا اور اسے طاقت بالا عالم روحانی میں بالا مقام پر لے جائیگی - ایک تیسرا شخص ہوگا جو یہوداہ اسکریوطی ثابت ہوگی - یعنی محض دنیا کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن چھوڑ دیگا دوم - دو وجود مرتد ہوں گے ودھب له الجنة میں زمانہ بتایا گیا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت مقام ہو جائیں گے - اور طاقت بالا یعنی خدا تعالیٰ انہیں آسمان پر لے جائے گا -

(۲) "واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انھم ھم المفسدون قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق و من شر غاسق اذا وقب" (تذکرہ صـ۸۲ و صـ۵۵ لہ) جب ان منافقوں کو کہا جاتا ہے کہ تم فساد نہ پیدا کرو زمین میں تو وہ کہینگے کہ فسادی تو تم ہو کہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر کہتے ہو ہم تو صلح جو ہیں - حالانکہ وہی لوگ مفسد و فتان ہیں جن کی خاطروہ احمدیت میں نفاق اختیار کرینگے انہیں کی زبان و تحریر سے یہ منافق و مفسد کا لقب پائینگے - ایسے مفسدوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے تو رب الفلق کی پناہ لے کہ وہی شر ما خلق سے بچا سکتا ہے بالخصوص ایسے شر سے جو چاند کے غروب ہونے پر نمودار ہوگا (یعنی بعد وفات مسیح موعود علیہ السلام) - (۳) "تلطف بالناس و ترحم علیھم انت فیھم بمنزلة موسیٰ واصبر علیٰ ما یقولون" تذکرہ صـ۸۴۳ - تو لوگوں پر مہربانی کر اور ان کی حالت پر رحم کھا - تو ان میں موسیٰ ؑ کے مقام پر ہے اور صبر کر جو وہ کہہ رہے ہیں اس الہام میں آپ ؑ کو پہلے "فبما رحمة من الله لنت لھم" والے ارشاد قرآنی کی بنا پر اپنے وابستگان دامن سے لطف و مہربانی کرنے کا حکم دیا گیا اور پھر منافقین کی شرارتوں پر آپ ؑ سے ہمدردی کی گئی کہ تم موسیٰ ؑ ہو - تم سے قبل موسیٰ ؑ پر بھی ان کی قوم نے الزام لگایا تھا - انہوں نے صبر کیا - سو تم بھی صبر کرو -

(۴) "احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون - یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا ولا یخفیٰ علی الله خافیة ولا یصلح شیئ قبل اصلاحه ومن رد من مطبعه فلا مرد له" (تذکرہ صـ۸۵)

اچھوت اقوام کی کانفرنس منعقدہ پونا میں ایک احمدی مجاہد کی تقریر

۲۹ دسمبر کو امراؤتی میں اچھوت کانفرنس ہوئی ہے۔ جس میں اچھوت اقوام کے بڑے بڑے سرکردہ لوگوں نے تقریریں کیں۔ اور سب نے بالاتفاق کہا۔ کہ اب ہم ہندو تو رہیں گے نہیں۔ اور نہ ہی عیسائی ہونگے۔ ہم مسلمان ہونگے۔ کیونکہ یہی پاکیزہ مذہب ہے۔ صدر نے کہا۔ ہندو چوٹیاں رکھتے ہیں۔ اور مسلمان داڑھی۔ ہم سر کی چوٹی اتروا کر ٹھوڑیوں پر لگا دینگے۔

متعدد ہندوؤں اور ایک سکھ نے بھی تقریر کی۔ اور اسلام پر طرح طرح کے اعتراضات کر کے اچھوتوں کو ورغلایا۔ اور کہا۔ کہ تم اسلام قبول نہ کرنا۔ کیونکہ اس کے ماننے والے طرح طرح کے گناہ کرتے ہیں۔ تم لوگ چند سال اور سوچو۔

میں نے موقعہ مناسب سمجھا اور صدر صاحب سے اجازت لیکر تقریر کی۔ میں نے ہندوؤں کے بیہودہ اعتراضات کے جواب دیکر بتایا۔ کہ اگر کوئی مذہب اچھوتوں کو اپنے پیروؤں کے ساتھ ملا سکتا ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہے۔ اور ہندوؤں کی جب تک مذہبی کتابیں موجود ہیں۔ وہ آپ لوگوں کو ساتھ ملا ہی نہیں سکتے۔

مجمع بڑا عظیم الشان تھا۔ ہر مذہب کے لوگ موجود تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے میری تقریر ایسی کامیاب اور موثر رہی۔ کہ ابتک لوگ اس کا جگہ بجگہ چرچا کر رہے ہیں۔ اور دوران تقریر میں تو یہ حال تھا۔ کہ فضا تالیوں سے گونج رہی تھی۔ مسلمانوں کے علماء کہلانے والے بھی موجود تھے۔ مگر یہ خدمت خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ادنیٰ ترین غلام سے لی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یسمانوں پریری۔

خاطر آپ کی روح مبارک آستانہ الٰہی میں تڑپ سے ہدایت کی دعا کیا کرتی تھی۔ اور جس درد کی وجہ سے آپ نے فرمایا ؎

ہائے میری قوم نے تکذیب کر کے کیا لیا
زلزلوں سے ہو گئے صدہا مساکن مثل غار

مگر منافق بھی مراد ہیں۔ اس لئے کہ جیسے آپؑ کافروں کے لئے ہدایت کی دعا کرتے تھے ویسے ہی آپؑ ان کمزور ایمان والوں کے لئے بھی دعا کیا کرتے تھے۔ جن کا علم بذریعہ وحی آپؑ کو دیا جاتا تھا۔ یا جن کے اعمال و افعال سے ان کی کمزوری ایمان آپ محسوس کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس امر کی تائید مندرجہ ذیل واقعہ سے ہوتی ہے۔ گو یہ واقعہ میرے مضمون کی ترتیب کے لحاظ سے بعد میں بیان ہونا تھا۔ مگر میں اسے اس موقعہ پر بیان کر دیتا ہوں۔

استقامت میں فرق آنے کا ذکر

(۶) ۱۶ر مارچ ۱۹۰۶ء فرمایا۔ رات کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ سوچتا رہا۔ کہ کیا تعبیر کریں۔ قیاسی طور پر جو اقرب ہو وہ لگائی جاسکتی ہے۔ کہ اس اثنا میں غنودگی غالب ہوئی۔ اور الہام ہوا۔ "استقامت میں فرق آگیا" ایک صاحب نے کہا۔ کہ وہ کون شخص ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ معلوم تو ہے۔ مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو۔ میں بتلایا نہیں کرتا۔ میرا کام دعا کرنا ہے۔" تذکرہ صفحہ ۴۳۹

اس خواب سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی جماعت میں ایسے نفوس کا علم تھا۔ جن کی استقامت میں فرق آئے گا۔ مگر خدا کا اذن نہ ہونے کی وجہ سے آپ ظاہر نہ فرماتے تھے ہاں آپ ایسے لوگوں کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ اور کسی نہ کسی طرح ان کو صدقہ قربانی وغیرہ کی تحریک کرتے رہتے تھے ؛

(باقی)

کیا ان ماننے والوں نے گمان کر لیا ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائیگا۔ ایسی حالت پر کہ ان کا امتحان نہ لیا جائیگا۔ ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ ضرور امتحان ہوگا۔ ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں۔ جو پسند کرتے ہیں۔ کہ ان کی تعریفیں کی جائیں۔ ایسے کاموں کے متعلق بھی جو انہوں نے سرانجام نہیں دیئے اور خدا تعالےٰ پر تو کوئی چیز بھی مخفی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ہستی اصلاح پاسکتی ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ اس کی اصلاح نہ کرے۔ اور جسے خدا تعالےٰ اپنے مطبخ سے رد کر دے۔ اسے پھر کون واپس لا سکے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یحبّون ان یحمدوا بما لم یفعلوا خاص طور پر منافقوں کی علامت ہے۔ اسی وجہ سے جماعت کی آزمائشوں کا ذکر کرنے کے بعد ایسے ہی فقرات رکھے گئے ہیں۔ جو منافقین کی علامات اور ان کے وجود کی تعیین کرتے ہیں۔

(۵) لعلّک باخع نفسک الّا یکونوا مومنین لا تقف ما لیس لک بہ علم و لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون یا ابراہیم اعرض عن ھذا انہ عبد غیر صالح انما انت مذکر وما انت علیھم بمصیطر۔" تذکرہ صفحہ ۸۵ و ۸۶

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ چند آیات جو بطور الہام القاء ہوئی ہیں۔ بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔ (براہین صفحہ ۵۰۹ و ۵۱۰)

یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کرنے والا ہے کہ یہ منافق لوگ پکے مومن نہیں ہوتے۔ ایسی باتوں کے پیچھے مت پڑو۔ جن کا تمہیں حقیقی علم نہیں ہے۔ اور نہ مخاطبت کرو مجھ سے ان لوگوں کے بارے میں۔ جن کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ غرق کئے جائیں گے۔ اے ابراہیم اس مخاطبت اور ایسے لوگوں کے حق میں دعا کرنے سے اعراض کر۔ وہ بندہ تو صالح نہیں تھا۔ تم تو صرف وعظ و نصیحت کرنے والے ہو۔ کوئی مصیطر تو نہیں ہو۔ کہ زبردستی مومن بنا لوگے۔

اس الہام کے مصداق وہ لوگ تو بالبداہت ہیں۔ جو آپ کا انکار کر رہے ہیں۔ اور جن کی

جلسہ سالانہ پر احمدیت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کا کھلا ثبوت

احرار پُر اشرار نے اب کے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق جو کھلی کھلی غلط بیانیاں کیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اس دفعہ بہت کم احمدی جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔ اور وُہ بھی" بد دل ہو کر ۲۷؍ دسمبر کی شام کو ہی واپس ہونے شروع ہو گئے" (مجاہد یکم جنوری) گویا کہ جلسہ کے دوسرے دن ہی لوگ واپس چلے گئے۔ اس کے علاوہ احرار نے نہایت لغو اور بے ہُودہ داستانیں گھڑ کر احمدیوں کے متعلق یہ ظاہر کرنے کے لئے پیش کیں۔ کہ وہ دل برداشتہ اور کبیدہ خاطر ہو کر واپس چلے گئے۔ اگرچہ اس قسم کی بے ہودہ سرائیوں کے متعلق کسی ایک احمدی کا بھی نام پیش نہ کرنا بجائے خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ احرار نے اپنی دروغگوئی کی عادت سے مجبور ہو کر اور فریب کاری کی خاطر بالکل جھوٹی باتیں احمدیوں کی طرف منسوب کر دیں۔ لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت بڑی تعداد میں جو اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ وہ بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ نئے بیعت کرنے والے اصحاب کی فہرست کی پہلی قسط اس صفحہ میں درج کی جاتی ہے ؎

۱۔ محمد اسمٰعیل صاحب ضلع گورداسپور
۲۔ عطاء اللہ صاحب ضلع امرتسر
۳۔ محمد صاحب 〃 گجرات
۴۔ محمد الدین صاحب ریاست جموں
۵۔ مولوی سید محمد صاحب 〃 〃
۶۔ میاں فیروز الدین صاحب 〃 〃
۷۔ عنایت اللہ صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۸۔ ابوالقاسم خانصاحب چودھری بنگال
۹۔ محبوب علی صاحب ضلع لاہور
۱۰۔ ملک محمد صادق صاحب 〃 جہلم
۱۱۔ ملک بشارت احمد صاحب 〃 〃
۱۲۔ ملک محمد شفیع صاحب 〃 〃
۱۳۔ امام الدین صاحب ضلع گجرات
۱۴۔ چودھری سلطان علی صاحب 〃 〃
۱۵۔ چودھری ولی محمد صاحب 〃 〃
۱۶۔ 〃 رحمت خانصاحب 〃 〃
۱۷۔ 〃 بشیر احمد صاحب ریاست بہاولپور
۱۸۔ خواجہ بشیر احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۹۔ شیخ احمد الدین صاحب 〃 گوجرانوالہ
۲۰۔ چودھری حیات محمد صاحب 〃 〃
۲۱۔ 〃 غلام محمد صاحب 〃 〃
۲۲۔ میاں ہدایت صاحب 〃 شاہپور
۲۳۔ خواجہ محمد عبد اللہ صاحب 〃 سیالکوٹ
۲۴۔ میاں یعقوب صاحب 〃 گجرات
۲۵۔ ملک محمد حسن صاحب 〃 سیالکوٹ
۲۶۔ چودھری کاباجہ صاحب ولد چودھری بڈھا صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
۲۷۔ چودھری غلام رسول صاحب 〃 〃
۲۸۔ 〃 اللہ دتا صاحب 〃 〃
۲۹۔ 〃 شرف الدین صاحب 〃 گجرات
۳۰۔ مرزا خدابخش صاحب 〃 سیالکوٹ
۳۱۔ میاں غلام رسول صاحب 〃 گجرات
۳۲۔ میاں محمد شریف صاحب 〃 سیالکوٹ
۳۳۔ مولوی ارجمت خانصاحب 〃 گجرات
۳۴۔ چودھری علی محمد صاحب 〃 سیالکوٹ
۳۵۔ قدیر احمد صاحب ضلع کرنال
۳۶۔ شیخ عنایت اللہ صاحب 〃 سیالکوٹ
۳۷۔ چودھری عبد الرحیم صاحب 〃 〃
۳۸۔ 〃 سلطان علی صاحب 〃 〃
۳۹۔ چودھری غلام نبی صاحب 〃 〃
۴۰۔ مہر محمد علی صاحب 〃 ملتان
۴۱۔ جمعدار محمد خان صاحب ولد جعفر خانصاحب ضلع جہلم
۴۲۔ چودھری فتح محمد صاحب ضلع جہلم
۴۳۔ راج ولی صاحب 〃 〃
۴۴۔ چودھری غلام حیدر صاحب 〃 سیالکوٹ
۴۵۔ 〃 غلام رسول صاحب 〃 〃
۴۶۔ 〃 ابراہیم صاحب 〃 〃
۴۷۔ 〃 محمد الدین صاحب 〃 〃
۴۸۔ مستری اللہ دتا صاحب 〃 〃
۴۹۔ چودھری غلام حسین صاحب 〃 〃
۵۰۔ امام بخش صاحب 〃 گجرات
۵۱۔ چودھری فیض احمد صاحب ولد چودھری شہاب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۲۔ چودھری سردار خانصاحب ضلع سیالکوٹ
۵۳۔ فیض احمد صاحب ولد چودھری رحمت علی صاحب 〃
۵۴۔ 〃 ہاشم خانصاحب 〃
۵۵۔ 〃 جلال الدین صاحب 〃 گوجرانوالہ
۵۶۔ عبد المالک صاحب 〃 گجرات
۵۷۔ فضل الرحمٰن صاحب 〃 〃
۵۸۔ چودھری عبد اللہ خانصاحب 〃 〃
۵۹۔ 〃 غلام احمد صاحب 〃 〃
۶۰۔ 〃 سلطان احمد صاحب 〃 سیالکوٹ
۶۱۔ عبد المجید شاہ صاحب 〃 گجرات
۶۲۔ اللہ دتا صاحب
۶۳۔ سید احمد شاہ صاحب ضلع گجرات
۶۴۔ راجہ بہادر خانصاحب 〃 〃
۶۵۔ چودھری نتھے خانصاحب 〃 سیالکوٹ
۶۶۔ 〃 فتح دین صاحب 〃 〃
۶۷۔ 〃 ثناء اللہ خانصاحب 〃 〃
۶۸۔ 〃 خورشید احمد صاحب 〃 〃
۶۹۔ 〃 رشید احمد صاحب 〃 〃
۷۰۔ 〃 شاہ محمد صاحب 〃 گجرات
۷۱۔ میاں محمد شعیب صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۲۔ میاں اللہ رکھا صاحب 〃 گجرات
۷۳۔ مولوی فضل احمد صاحب 〃 گوجرانوالہ
۷۴۔ میاں محمد شریف صاحب ضلع لائل پور
۷۵۔ میاں عبد الوہاب صاحب 〃 کانپور
۷۶۔ 〃 میاں غلام رسول صاحب 〃 گورداسپور
۷۷۔ رحیم بخش صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۷۸۔ محمد اسمٰعیل صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۹۔ غلام حسین صاحب 〃 〃
۸۰۔ اللہ دتا صاحب 〃 〃
۸۱۔ محمد اسماعیل صاحب 〃 〃
۸۲۔ غلام رسول صاحب 〃 〃
۸۳۔ فضل دین صاحب 〃 〃
۸۴۔ احمد دین صاحب 〃 〃
۸۵۔ پیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۶۔ رحمت علی صاحب 〃 〃
۸۷۔ غلام رسول صاحب 〃 〃
۸۸۔ عالم دین صاحب 〃 〃
۸۹۔ حسین خانصاحب 〃 گورداسپور
۹۰۔ غلام نبی صاحب 〃 〃
۹۱۔ فضل الٰہی صاحب 〃 کیمبل پور
۹۲۔ محمد حنیف صاحب 〃 لاہور
۹۳۔ کفایت علی صاحب 〃 جہلم
۹۴۔ محمد صوبا صاحب 〃 سیالکوٹ
۹۵۔ سردار محمد صاحب 〃 شاہپور
۹۶۔ چودھری محمد الدین صاحب 〃 لائل پور
۹۷۔ غلام محمد صاحب 〃 〃
۹۸۔ محمد اسمٰعیل صاحب ولد صدر الدین صاحب 〃 سیالکوٹ
۹۹۔ محمد عبد اللہ صاحب 〃 فیروزپور
۱۰۰۔ محمد خانصاحب 〃 سیالکوٹ
۱۰۱۔ محمد شفیع صاحب 〃 〃
۱۰۲۔ محمد اسحٰق صاحب 〃 〃
۱۰۳۔ غلام محمد صاحب 〃 〃
۱۰۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب ولد حسین بخش صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
۱۰۵۔ مبارک علی صاحب 〃 لائلپور
۱۰۶۔ شاہ محمد صاحب 〃 گورداسپور
۱۰۷۔ غلام نبی صاحب 〃 سیالکوٹ
۱۰۸۔ رحمت اللہ صاحب 〃 لدھیانہ
۱۰۹۔ فضل داد صاحب 〃 جہلم
۱۱۰۔ رحمت علی صاحب 〃 ہوشیارپور
۱۱۱۔ روڑا صاحب 〃 〃
۱۱۲۔ میاں نظام الدین صاحب ریاست فریدکوٹ
۱۱۳۔ فضل الدین صاحب 〃 〃
۱۱۴۔ سوہنا صاحب 〃 〃
۱۱۵۔ شیر علی صاحب
۱۱۶۔ محمد دین صاحب ضلع فیروزپور
۱۱۷۔ کالے خانصاحب 〃 〃
۱۱۸۔ عبد اللہ صاحب 〃 〃
۱۱۹۔ چودھری بابل صاحب 〃 شیخوپورہ
۱۲۰۔ بہاول خانصاحب ولد مہرم خان
۱۲۱۔ محمد خان صاحب 〃 〃
۱۲۲۔ تاج محمد صاحب 〃 〃
۱۲۳۔ بہاول صاحب ولد برانہ 〃 〃
۱۲۴۔ عبد الکریم صاحب 〃 〃
۱۲۵۔ غلام سرور صاحب 〃 ڈیرہ غازیخان
۱۲۶۔ شہابل صاحب ضلع شیخوپورہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نور ولد کرم ذات ... سکنہ لکا دہ لتانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۷/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حسن شاہ ولد عبد اللہ شاہ ذات سید سکنہ دار السنجیرہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۷/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد ولد ستی ذات جٹ سیپیر سکنہ چک ۱۹۸ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام بھوانہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد ولد طاہر ذات ارائیں سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گامان شاہ ولد احمد شاہ ذات بھکوکارہ سکنہ چک ۲۶۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۰/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد نواز خان ولد ذوالفقار خان ذات سیال سکنہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۶/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵ دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

تمام روئے زمین کے لوگوں کیلئے ایک عظیم الشان بشارت

محامد خاتم النبیین

رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین از تحریرات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام۔ جو ۲۰×۲۶ سائز کے ۲۰۴ صفحات کی ضخیم کتاب ہے۔ عمدہ کاغذ پسندیدہ لکھائی اور اعلیٰ چھپائی کے باوجود قیمت ایک روپیہ صرف

رسالہ درود شریف

کاغذ وغیرہ بہت عمدہ صفحات ۲۴۰ اصل قیمت ۸؍ لیکن سالانہ جلسہ کی مبارک تقریب کی وجہ سے رعایتی قیمت ۶؍ ہے اب صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔

رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب

معہ مکمل جواب الجواب۔ ۲۳۰ صفحات کی اہم کتاب صرف ۵؍ میں۔

جدید نقشہ آبادی قادیان

جو اسی سال چھپ کر شائع ہوا ہے۔ قیمت کاغذ اعلےٰ ۱۲؍ کاغذ ڈمٹی ۸؍ کاغذ متوسط ۶؍

خاکساران:- محمد احمد و عبد الکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

ملنے کا پتہ:- **کتب خانہ ایشیائی قادیان**

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شیرا ولد سجاولہ ذات نون سکنہ علی پور تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔
تحریر مورخہ ۱۱ ۱۲/۳۵ دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی جہان خان ولد سکندر خان ذات بلوچ سکنہ بڈھہ پلکانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔
تحریر مورخہ ۱۲/۳۵ دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شاہراہ ولد دلّو ذات کوڑا موچی سکنہ موکھیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔
تحریر مورخہ ۱۲ ۱۲/۳۵ دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی راجہ شاہ ولد فلک شاہ ذات سید بخاری سکنہ موضع سیالا نوا تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔
تحریر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پیارا ولد چارا ذات ہرل سکنہ چک ۲۰۷ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔
تحریر مورخہ ۱۱ ۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کا مصدقہ

ممیرے کا سرمہ

جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیان تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگھ صاحب ۔ بعد ما وجب ۔ میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرے سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا ۔ بہت فائدہ ہوا ۔ اس بات کو کئی سال ہو گئے ۔ پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے ۔ امید ہے ۔ کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی ۔ پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ فرمائیں ۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں ۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں ۔ نامور ڈاکٹروں ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونی ورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے ۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ سبل ۔ سرخی چشم ۔ پھولا ۔ ابتدائی موتیا بند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش ہیں ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے ۔ اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی ۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے ۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے ۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے ۔ مبلغ دو روپیہ ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ ۔ خالص ممیرانی ماشہ ۲۰ روپیہ ۔ مقوی سرمہ فی تولہ چار آنہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ؛

ترکیب استعمال سرمہ بغرض حفاظت و تقویت بینائی صرف ایک دفعہ دن میں استعمال کرنا چاہئے ۔ کھانے پینے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ۔ برائے دفع امراض چشم دن میں دو دفعہ استعمال کرنا چاہیئے ۔ ہر ایک قسم کی نشہ دینے والی اشیاء اور گرم مصالحہ جات اور اشیاء ترش سے پرہیز لازمی ہے ۔ جہاں تک ہو سکے ۔ دوائی مذکور کو ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیئے ؛

المشتہر

مینجر پروفیسر میا سنگھ اندر فارمیسی رجسٹرڈ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۔ انڈیا

---

۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء تک کے لئے

خاص رعایت

بہترین مقوی گولیاں — "کنگ آف ٹانکس"

بڑھاپا ۔ کمزوری ۔ اعصابی و دماغی کمزوری ۔ طاقت مردانہ ۔ کمی خون ۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کے لئے کنگ آف ٹانکس پر مسیحائی اثر رکھتی ہیں ۔ ایک بار تجربہ فرمائیے ۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت ۶ روپے ۔ رعایتی چار روپے ۔ علاوہ محصول ڈاک ؛

مکرم جناب سیٹھ محمد سعید یوسف فرماتے ہیں :-

"میں نے کنگ آف ٹانکس گولیاں استعمال کی ہیں ۔ مجھے انیمیا (کمی خون) کی وجہ سے دماغی شکایت بھی رہتی تھی ۔ اس دوا کے استعمال سے دماغی شکایت رفع ہو کر حافظہ کو بھی تقویت پہونچی ۔ اور خون کی کمی کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوئیں ۔ میں یہ سطور شیخ احسان صاحب کو انکے بغیر کسی مطالبہ کے دیتا ہوں ۔ تاکہ اس کی اشاعت سے اور دوست بھی فائدہ اٹھا سکیں "

جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آئی ۔ ایم ۔ ڈی

تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ "میں نے کنگ آف ٹانکس کے اجزاء کو دیکھا ہے ۔ جو کہ قیمتی اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں مفید مرکب ہے ۔ کنگ آف ٹانکس قوت اور اعصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا ہے ۔

مستورات کی بیماریوں کیلئے — "فیض عام شربت فولاد"

بہترین مقوی اور مصفی خون شربت ہے ۔ جس کے استعمال سے چہرہ پُر رونق اور جسم میں ترو تازگی آجاتی ہے ۔ کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے ۔ وزن بڑھنے لگتا ہے ۔ چہرے کے داغ ۔ رنگت کا پھیکا پڑجانا ۔ حیض کی کمی یا بیشی ۔ پیٹ و کمر کی درد ۔ مرض اٹھرا کے تمام اقسام مثلاً رحم کی کمزوری ۔ حمل کا گر جانا ۔ اولاد کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا ۔ دودھ کا کم یا ناقص ہونا ۔ مرض ہسٹیریا (اختناق الرحم) کے دورے وغیرہ کے عوارض دور کرنے کے لئے یہ شربت حیرت انگیز فائدہ بخش ثابت ہو چکا ہے ؛

قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے ۔ رعایتی ایک روپیہ بارہ آنے علاوہ محصول ڈاک

مکرمی محمد اسماعیل صاحب صدیقی پروپرائٹر دہلی ہاؤس قادیان

فرماتے ہیں "میں نے آپ سے پہلے بھی تین عدد بوتلیں شربت فولاد کی لیکر گھر میں استعمال کرائی ہیں جو کہ خدا کے فضل سے بہت مفید معلوم ہوئی ہیں ۔ جس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک بوتل اور لئے جاتا ہوں "

مکرم جناب سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر

تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے شیخ احسان علی صاحب کے تیار کردہ شربت فولاد کی چار عدد بوتلیں اپنے گھر میں استعمال کرائی ہیں ۔ میں یہ لکھکر خوشی محسوس کرتا ہوں ۔ کہ یہ مفید ثابت ہوئی ہیں ؛

مینجر صاحب صیغہ اشتہارات اخبار الفضل مورخہ ۱۴ ؍ نومبر ۱۹۳۵ء میں تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ شیخ احسان علی صاحب کی فرم فیض عام میڈیکل ہال قادیان کی دوائیوں وغیرہ کے اشتہار الفضل میں شائع ہو رہے ہیں ۔ یہ فرم کئی سال سے احباب کی خدمت کر رہی ہے اس کی مشتہرہ ادویات خالص اجزا سے مرکب اور قابل اعتماد ہوتی ہیں ۔ دوست حسب ضرورت ان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں ؛

ملنے کا پتہ **شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۸ جنوری۔ آج کرپان مورچہ کے سلسلہ میں سکھوں کا پانچواں جتھہ گرفتار کیا گیا۔ سٹی مجسٹریٹ نے ملزمین کو ایک ایک دن قید محض کی سزا دی۔ ماسٹر تارا سنگھ کی قیادت میں ۲۵ سکھوں کا جو جتھا یکم جنوری کو امرتسر سے لاہور کی طرف روانہ ہوا تھا۔ آج شام کو لاہور کی میونسپل حدود میں داخل ہونے پر گرفتار کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ آئندہ امرتسر سے ہر روز پچیس سکھوں کا جتھہ نکلا کرے گا۔

احمد آباد ۸ جنوری۔ واردھا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کے خون کا دباؤ اچانک بڑھ گیا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گاندھی جی کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

راولپنڈی ۸ جنوری۔ شہر کو ہالہ میں جو راولپنڈی کشمیر روڈ پر واقع ہے۔ خوفناک آتش زدگی سے چالیس دوکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

مالٹا ۸ جنوری۔ گورنر مالٹا نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے حکم دیا گیا ہے کہ مالٹا یونیورسٹی میں جو مضامین اطالوی زبان میں پڑھائے جاتے تھے۔ انگریزی میں پڑھائے جائیں۔

روما ۸ جنوری۔ اٹلی سے حبشہ کو ۱۷ ہزار مزید فوجی سپاہی بھیجے جائیں گے جسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ اطالوی جرنیل بدوگلیو نے مزید کمک طلب کی ہے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ انگلستان اور جرمنی سے ہزاروں گیس سے بچانے والے نقاب حبشی فوج کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ جو دیگر سامان جنگ کے ساتھ برٹش سمالی لینڈ کی بندرگاہ بربرا سے حبشی افواج تک بھجوائے جا رہے ہیں۔

پیرس ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ برطانیہ اور فرانس کے درمیان فوجی اتحاد کے متعلق معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے قرار پایا ہے۔ کہ دونوں ممالک میں سے جس پر اٹلی حملہ آور ہو۔ تو دوسرا ملک اس کی امداد کے لئے میدان جنگ میں کود پڑے نیز اس کی رو سے یہ بھی قرار پایا ہے۔ کہ فوراً دونوں ممالک اپنی ہوائی بحری اور بری طاقت کو مجتمع کرنے کا کام شروع کر دیں۔

میڈرڈ ۸ جنوری۔ [illegible] پارلیمنٹ نے سپریم کورٹ کو درخواست [illegible]

توڑ دی گئی ہے۔ آئندہ انتخابات ۱۶ فروری کو ہوں گے۔

بونس آئرز (برازیل) ۸ جنوری۔ ٹرین لوسٹن بلڈنگ میں ایک دن کی ہڑتال کے سلسلہ میں شدید فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک کنسٹیبل اور ایک ہڑتالی لیڈر ہلاک ہوئے۔ ہڑتالیوں نے ٹریموں کو توڑ دیا۔ اور بسوں کو آگ لگا دی۔ اس سلسلہ میں ۱۷ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جالندھر ۸ جنوری۔ شرح لگان کے متعلق اپنی شکایات کی تلافی نہ ہو سکنے کی وجہ سے سنٹرل زمیندارہ لیگ کپورتھلہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام ریاست کے زمیندار ۱۵ جنوری کو برت رکھیں گے۔

شیخوپورہ ۸ جنوری۔ شیخوپورہ میونسپلٹی نے اپنے ایک اجلاس میں کانگرس گولڈن جوبلی میں شرکت کرنے کی ایک قرارداد منظور کی تھی جس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ نے ان آٹھ ارکان کو جنہوں نے قرارداد کے حق میں رائے دی نوٹس بھیجا ہے۔ کہ وہ وجہ بیان نہ کریں۔ کہ کیوں نہ انہیں بلدیہ کے املاک کے نقصان اور ناجائز استعمال کی پاداش میں بلدیہ کی رکنیت سے علیحدہ کیا جائے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ روما میں ایک سرکاری مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سیاہ پوشوں کی جو فوجیں حبشہ کی طرف روانہ کی گئی ہیں۔ ان کی جگہ نئی فوجوں کو قومی تحفظ کے لئے بھرتی کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ریٹائرڈ سپاہیوں کو بھی بھرتی کیا جاوے گا۔

لاہور ۸ جنوری۔ آج صبح گوردوارہ شہید گنج اور گوردوارہ بھائی تارو سنگھ میں سخت ہیجان پھیل گیا۔ جب کہ ایک مسلمان نے گوردوارہ بھائی تارو سنگھ میں باآواز بلند اذان کہی۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ آج جب اسے مجسٹریٹ علاقہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ تو عدالت کے دریافت کرنے پر کہ کیا تم نے گوردوارہ مذکور میں داخل ہو کر مداخلت بیجا کا ارتکاب کیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ میرے رب

کا منشا ہی یہی تھا۔ کہ وہاں اس کا نام بلند کیا جائے۔ جو کچھ ہوا۔ اللہ کے حکم سے ہوا مقدمہ کی سماعت ۱۴ جنوری کو ہو گی۔

لنڈن ۸ جنوری۔ "ڈیلی ہیرلڈ" رقمطراز ہے۔ یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ حکومت بنگال نے پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف الزام کو واپس لے لیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی حکومت بنگال کے عذر گناہ کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے "اگر اس رپورٹ کی ذمہ داری حکومت بنگال نہیں تو اور کون ہے"

پشاور (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ کہ سرحد میں شراب کا کارخانہ کھولنے کی اجازت دی جانے والی ہے۔ لیکن باشندگان سرحد نے متفقہ طور پر مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس کارخانہ کے کھولنے کا لائسنس نہ دے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ ۲۰ جنوری کو جب لیگ کا اجلاس منعقد ہو گا۔ تو فرانسیسی بیڑہ کا پہلا اور دوسرا دستہ بحیرہ روم میں ڈال دیا جائیگا یہ اقدام اس وعدہ کے مطابق ہے۔ کہ اگر برطانوی بیڑے پر اٹلی نے حملہ کیا۔ تو فرانس برطانیہ کی امداد کرے گا۔

برلن ۸ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے رائٹر کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ مجھے اس امر کی اطلاع نہیں پہنچی۔ کہ حکومت بنگال نے معافی مانگ لی ہے۔ لیکن میں خوش ہوں۔ کہ حکومت بنگال نے اس سلسلہ میں صحیح اقدام کیا ہے۔

امرتسر ۸ جنوری۔ گیہوں تیار ۴ روپے ۴ آنے۔ کھانڈ تیار ۲ روپے ۶ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے۔

طہران ۸ جنوری۔ ایک نئی ریلوے لائن جو ٹرانس ایران ریلوے کے نام سے موسوم ہو گی۔ تعمیر کی جائے گی۔ حکومت نے تین ہزار مزدور لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے شاہ بیلجیم کنگ لیوپولڈ جو اس ہفتہ انگلستان آئے ہیں۔ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کریں گے۔ اور برطانیہ کو اٹلی کے خلاف

تعزیرات کو نرم کرنے کی ترغیب دیں گے

اسمارہ ۸ جنوری۔ اطالوی فوجوں پر حبشی شبخون مار رہے ہیں۔ چنانچہ ابیا جینیا میں ایک قلعہ پر حبشیوں نے رات کو حملہ کر کے اطالوی فوجوں کو دس میل تک پسپا کر دیا۔

ہرار ۸ جنوری۔ حبشی پہرہ داروں نے سومالی حبشیوں کو گرفتار کر لیا۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا۔ کہ یہ لوگ اطالوی جاسوس ہیں چنانچہ انکو فوراً گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

بمبئی ۸ جنوری۔ کنٹرولر آف کرنسی کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ہندوستان کی مالی پوزیشن بالکل مضبوط ہے۔ گو سونے کی برآمد تمام سال جاری رہی۔ تاہم ریزرو کو مضبوط کر لیا گیا

لاہور ۸ جنوری۔ آج صبح ڈاکٹر ... وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی نعش کا جلوس چیمبرلین روڈ والے نہر کے پل سے شروع ہوا۔ جلوس میں گورنر پنجاب ہائیکورٹ کے جج کالجوں کے پرنسپل اور پروفیسر وغیرہ اور دیگر سرکردہ شہری شامل تھے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ حبشہ کے تمام حصوں میں طوفان باد و باران شروع ہو گیا ہے۔ ڈیلیسی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دریاؤں میں طغیانی آ گئی ہے۔ اور ان کو عبور کرنا قریباً ناممکن ہو جائے گا۔ اگر بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ تو شمالی محاذ کی لڑائی رک جائے گی۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) ۸ جنوری۔ حکومت ترکی نے خطرہ جنگ کے پیش نظر تمام ملک میں لوگوں کو بہت سے گیس سے بچنے والے نقاب تقسیم کئے ہیں۔ استنبول میں ہر شخص کو ایسے نقاب اور دیگر اسلحہ مہیا کئے گئے ہیں

لاہور ۸ جنوری۔ ریلوے بورڈ نے ریلوے کی ملازمتوں میں اقلیتوں کی نمائندگی کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے مسٹر کے ایم حسن کو بطور سپیشل آفیسر مقرر کیا ہے۔

پورٹ سعید ۸ جنوری۔ یکم جنوری سے لے کر ۶ جنوری تک ۸۶۱۵ بیمار اور مجروح اطالوی سپاہی واپس اٹلی کو جاتے ہوئے نہر سویز کے راستہ سے گذرے۔

کوئٹہ ۸ جنوری۔ زلزلہ چمن کے نتیجہ میں نقصان جان و مال کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لوگ اپنے اہل و عیال کو میدانی علاقہ میں بھیج رہے ہیں۔

واشنگٹن ۸ جنوری۔ ریلوے ڈیپارٹمنٹ امریکہ نے سپریم کورٹ کو درخواست [illegible] نیشنلائزیشن شدہ ریلوے ایکٹ کے آئین کی رو سے جائز ہونے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

مُسدّس حالی کا صدی ایڈیشن

مرتبہ ڈاکٹر سیّد عابد حسین صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

پروفیسر فلسفہ و تعلیمات جامعہ ملیہ۔ دہلی

مولانا حالی کی صد سالہ سالگرہ جو ۲۶، ۲۷ر اکتوبر کو پانی پت میں منائی گئی۔ اس جشن کی واحد یادگار نئی دل آویزیوں کا مجموعہ۔ اس سے بہتر اور اعلےٰ مسدس حالی کا ایڈیشن آج تک ملک میں شائع نہیں ہوا۔ ملک کے سربرآوردہ حضرات کے مقدمات اور تقریبات کا سلسلہ جو خاص اس ایڈیشن کے لئے مولانا سید سلیمان ندوی۔ سر راس مسعود۔ مولوی عبدالحق صاحب سیکرٹری انجمن ترقی اردو مولوی عبدالماجد صاحب۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ خواجہ غلام السیدین صاحب جیسے حضرات نے لکھا۔ مولانا حالی کا اور سر سید کا فوٹو۔ سر سید کے تاریخی خط کا عکسی بلاک۔ مولانا حالی کے خود نوشتہ سوانح حیات میں سے ایک صفحہ کا عکسی فوٹو۔ اعلیٰ لکھائی۔ بہترین چھپائی آرٹ پیپر اور ۲۸ پونڈ کے کاغذ پر نہایت نفیس اور اعلےٰ جلد۔ انہی سب خوبیوں نے مسدس کے اس ایڈیشن کو سب ایڈیشنوں سے ممتاز کر دیا۔ چند حضرات اور اخباروں کی رائے ملاحظہ ہو:-

ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو صاحب فرماتے ہیں:-

"...... اس کی لکھائی چھپائی اور ظاہری حیثیت نہایت ہی اعلےٰ ہے ...... کس قدر اعلیٰ نظم ہے۔ کاش ملک میں حیدر اور حالی ہوتے ...... حالی کی زندگی کا ایک خاص مشن تھا جو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا ...... میں پبلشرز کو آخر میں اس قدر شاندار اور اعلیٰ ایڈیشن شائع کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔"

علامہ سر اقبال فرماتے ہیں:- "...... مسدس حالی نہایت عمدہ چھپی ہے۔ اسکے متعدد دیباچے نہایت مفید ہیں۔ مینے کئی سال کے بعد اسکو دوبارہ پڑھا اور بڑا لطف اٹھایا۔ امید ہے۔ کہ آپ مرحوم کا باقی کلام بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی اور نفیس جلدوں میں شائع کرینگے ......"

ہندوستان ٹائمز دہلی کی رائے ہے کہ:- "...... حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی مسدس حالی کے اسقدر اعلیٰ اور شاندار ایڈیشن نکالنے پر ہماری دلی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جسکی کہ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ ہے ...... اور اس میں ملک کے بڑے بڑے آدمیوں کے ...... مقدمات اور تقریبات لکھے ہیں۔"

اجمل بمبئی کی رائے ہے کہ:- "حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے ...... مولانا مرحوم کے مسدس کا ایک نیا ایڈیشن شائع کیا ہے۔ جو بہترین خصوصیات اور خوبیوں کا حامل ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ اس کی قرار واقعی قدر کی جائے ...... کاغذ اور طباعت نہایت نفیس ہے۔ متعدد تصاویر ہیں۔ ٹائٹل پیج خوبصورت اور رنگین ہے۔ امید ہے کہ دردمندان ملت اور قوم کے تعلیمیافتہ افراد حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی کے اس تحفہ کی پوری طرح سے قدر کرینگے۔"

بمبئی کرانیکل بمبئی کی رائے ہے کہ:- "...... یہ بات بلا شبہ کہی جا سکتی ہے۔ کہ اس سے پہلے کوئی ایڈیشن اس صدی ایڈیشن سے اعلیٰ اور بہتر کبھی شائع نہیں ہوا جیسا کہ حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے شائع کیا ہے ...... اور انہی معنوی خوبیوں کی وجہ سے یہ ایڈیشن اپنی قیمت سے کئی گنی مالیت کا ہے ......"

سرگذشت علی گڑھ کی رائے ہے کہ:- "...... ہم خوش ہیں کہ ہم نے مسدس کو تمام خصوصیات کا حامل پایا حقیقتاً لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کاغذ عمدہ اور جلد نہایت نفیس اور خوشنما ہے۔ طباعت میں سنجیدگی و سادگی خاص طور پر ملحوظ رکھی گئی ہے۔ جو قابلِ داد ہے ...... یہ صدی ایڈیشن نفاست اور سادگی کے لحاظ سے ان تمام گذشتہ ایڈیشنوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ ہم حالی پبلشنگ ہاؤس کو اس شاندار کارنامہ پر مبارکباد دیتے ہیں ......"

قسم اعلیٰ آرٹ پیپر بہترین جلد عہ قسم اول ۲۸ پونڈ کے کاغذ پر نہایت نفیس جلد عہ تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$ حجم ۲۰۴ صفحات

ملنے کا پتہ:- حالی پبلشنگ ہاؤس۔ "کتاب گھر" دہلی

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر: غلام نبی